بسم اللہ الرحمن الرحیم

دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے کپڑے یا برتن دھونا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

دھوپ سے گرم کیے ہوئے پانی سے کپڑے، یا برتن دھونا کیسا؟

جواب

جو پانی گرم ملک میں، گرم موسم میں، سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن میں، دھوپ میں گرم ہوگیا، وہ جب تک گرم ہے، اسے بدن پر کسی طرح پہنچنے نہیں دینا چاہیے کہ اس پانی کے، اس حالت میں بدن پر استعمال کرنے سے برص ہوجانے کا خطرہ ہے، لہذا اگر اس طرح کے پانی سے کپڑے اور برتن دھونے میں اس پانی کے بدن پر پہنچنے کی صورت ہو، جیسے عام انداز میں کپڑے دھونے اور برتن دھونے میں ہاتھ وغیرہ پر لگتا ہے، تو ایسی صورت میں یہ پانی جب تک گرم ہو، اس وقت تک اس سے اس انداز میں کپڑے اور برتن نہیں دھونے چاہییں، پانی کے ٹھنڈے ہوجانے کے بعد دھونے چاہییں، ہاں! اگر آٹومیٹک مشین میں کپڑے یا برتن اس طرح دھوئے کہ بدن کے کسی حصے پر یہ پانی نہیں پہنچے گا، تو اس میں حرج نہیں۔ اسی طرح اگر پانی دھوپ میں گرم ہوا، لیکن گرم موسم میں گرم نہیں ہوا، بلکہ سردیوں میں ہوا، یا گرم ملک میں گرم نہیں ہوا، بلکہ کسی ٹھنڈے ملک میں ہوا، یا کسی دھات کے برتن میں نہیں ہوا، بلکہ مٹی یا لکڑی وغیرہ کے برتن میں گرم ہوا، یا حوض وغیرہ میں گرم ہوا، یا دھات کے علاوہ کسی اور چیز کی بنی ہوئی ٹینکی وغیرہ میں گرم ہوا، تو ایسی صورت میں اس پانی کے بدن پر بھی استعمال میں حرج نہیں، لہذا جس طرح چاہیں اس سے کپڑے اور برتن دھوسکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

ردالمحتار میں ہے "قال ابن حجر: واستعماله يخشى منه البرص كما صح عن عمر رضي الله عنه۔۔۔ وذكر شروط كراهته عندهم، وهي أن يكون بقطر حار وقت الحر في إناء منطبع غير نقد، وأن يستعمل وهو حار. أقول: وقد منافي مندوبات الوضوء عن الإمداد أن منها أن لا يكون بماء مشمس، وبه صرح في الحلية مستدلا بما صح عن عمر من النهي عنه؛ ولذا صرح في الفتح بكراهته، ومثله في البحر وقال في معراج الدراية وفي القنية: وتكره الطهارة بالمشمس، «لقوله صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها حين سخنت الماء بالشمس: لا تفعلي يا حميراء، فإنه يورث البرص» وعن عمر مثله۔۔۔ وفي الغاية: وكره بالمشمس في قطر حار في أوان منطبعة، واعتبار القصد ضعيف، وعدمه غير مؤثر اهـ ما في المعراج، فقد علمت أن المتعمد الكراهة عندنا لصحة الأثر۔۔۔ والظاهر أنها تنزيهية عندنا أيضا، بدليل عده في المندوبات" ترجمہ: ابنِ حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس (دھوپ میں گرم ہوئے پانی) کے استعمال سے برص (کوڑھ) کا اندیشہ ہے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح طور پر منقول ہے۔ اور ان کے نزدیک اس کے مکروہ ہونے کی چند شرطیں ذکر کی گئی ہیں، اور وہ یہ ہیں: یہ پانی گرم علاقے میں،

گرمی کے وقت، ایسے برتن میں ہو جو سونا چاندی کے علاوہ سے بنا ہو، اور اسے اسی حالت میں استعمال کیا جائے کہ وہ گرم ہو۔ میں کہتا ہوں: ہم نے وضو کے مستحبات کے بیان میں امداد کے حوالے سے یہ بات پہلے ذکر کر دی ہے کہ وضو کا پانی دھوپ میں گرم کیا ہوا نہ ہو۔ اور حلیہ میں بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح روایت میں موجود ممانعت سے استدلال کرتے ہوئے، اسی کی صراحت کی گئی ہے، اسی وجہ سے فتح القدیر میں اس کے مکروہ ہونے کی صراحت کی گئی ہے، اور اسی کی مثل بحر میں ہے۔ اور معراج الدرایہ میں فرمایا: قنیہ میں ہے: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے طہارت مکروہ ہے، اس حدیث کی بنا پر کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا، جب انہوں نے پانی دھوپ میں گرم کیا: "اے حمیرا! ایسا نہ کرو، کیونکہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔ اور غایہ میں ہے: گرم علاقے میں، دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے، ایسے برتنوں میں جو دھات کے بنے ہوں، طہارت مکروہ ہے۔ اور قصد کا اعتبار ضعیف ہے، اور قصد نہ ہونا مؤثر نہیں ہے۔ معراج کی عبارت ختم ہوئی۔ پس تم جان چکے کہ ہمارے نزدیک معتمد کراہت ہے، کیونکہ اس بارے میں اثر صحیح ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بھی یہ کراہت تنزیہی ہے، اس دلیل سے کہ فقہاء نے اسے وضو کے مستحبات میں شمار کیا ہے۔ (رد المحتار، جلد 1، صفحہ 358، 359، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "دھوپ کا گرم پانی مطلقا مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہیے وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں کہ اُس پانی کے بدن کو پہنچنے سے معاذ اللہ احتمالِ برص ہے اختلافات اس میں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتهى الآمال فے الاوفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اُسے ذکر کیا اُسی کی نقل بس ہے۔ - وقیدہ العلماء بقیود ان یکون فی قطر ووقت حارین وقد تشمس فی منطبع صابر تحت المطرقة کحدید ونحاس علی الاصح الا النقدین علی المعتمد دون الخزف والجلود والاحجار والخشب ولا للشمس فی الحیاض والبرک قطعا **وان یستعمل فی البدن ولو شربا لا فی الثوب** الا اذا لبسه رطبا اومع العرق وان یستعمل حارا فلو برد لا باس علی الاصح وقیل لا فرق علی الصحیح ووجه ورد فالاول الاوجه قیل وان لا یکون الاناء منکشفا والراجح ولو فالحاصل منع ایصال الماء المشمس فی اناء منطبع من غیر النقدین الی البدن فی وقت وبلد حارین مالم یبرد واللہ تعالیٰ اعلم" (اور علما نے اس میں کچھ قیود لگائی ہیں مثلاً یہ کہ وہ گرم علاقے میں، گرم وقت میں ہو، کسی دھات کے بنے ہوئے جیسے لوہے تانبے کے برتن میں گرم ہوا ہو اصح قول کے مطابق، نہ کہ سونے چاندی کے برتن میں معتمد قول کے مطابق، نہ کہ مٹی، کھال، پتھر اور لکڑی کے برتنوں میں، اور نہ کہ حوض اور گڑھے میں سورج سے گرم شدہ ہو، **اور یہ کہ پانی بدن میں استعمال ہوا ہو، اگرچہ پینے کی صورت میں ہو، نہ کہ کپڑے میں،** ہاں اگر کپڑا دھو کر تر ہی پہن لیا تو خطرہ ہے، یا کپڑا پہنا اور جسم پر پسینہ تھا، اور یہ کہ پانی گرم استعمال کیا جائے، پس اگر ٹھنڈا ہونے کے بعد استعمال کیا تو حرج نہیں، اصح قول یہی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صحیح قول پر فرق نہیں، اور اس کو موجہ کہا گیا ہے، اور

اس کی رد کیا گیا ہے، تو پہلا ہی اوجہ ہے، یہ قول بھی کیا گیا ہے کہ برتن کھُلا ہوا نہ ہو، اور راجح ولو کان الاناء منکشفا ہے (یعنی اگرچہ برتن کھلا ہو) تو خلاصہ یہ ہے کہ دھوپ کے گرم پانی کا سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن سے جسم پر پہنچانا، گرم وقت میں اور گرم علاقہ میں بلا ٹھنڈا کیے ممنوع ہے واللہ تعالٰی اعلم)۔(مزید فرمایا) اور تحقیق یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اُس پانی سے وضو غسل مکروہ ہے کما صرح بہ فی الفتح والبحر والدرایۃ والقنیۃ والنہایۃ (جیسا کہ فتح، بحر، درایہ، قنیہ اور نہایہ میں صراحت کی گئی ہے۔ ت) اور یہ کراہت شرعی تنزیہی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد02، صفحہ466، 465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہوگیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہولے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے، پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کرلیا تو ہو جائے گا۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ334، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5203

تاریخ اجراء: 06 صفر المظفر 1448ھ/21 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net